# سمجھدار نابالغ بچے کی اذان کا حکم



ریفرنس نمبر:SAR-7676 تاریخ:27-12-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض اوقات ہماری مسجد میں نابالغ سمجھ دار بچے اذان دیتے ہیں، کیا اُن کا اذان دینا معتبر و صحیح ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نابالغ اگر سمجھ دار ہو، مخارج درست ہوں اور لوگ بھی اُس کی دی ہوئی اذان کو اذان ہی سمجھیں، تو ایسے نابالغ کا اذان دینا جائز، مگر مکروہ تنزیہی ہے، لہذا بہتر، مناسب اور اَولیٰ یہی ہے کہ کوئی بالغ اذان دے، تاکہ لوگ تشویش میں مبتلا نہ ہوں، لیکن نابالغ کے بجائے بالغ کا اذان دینا بھی اس صورت میں ہے ،جب صحیح اذان دینے والا موجود ہو اور اگر ایسا ہو کہ اگر نابالغ اذان نہیں دے گا، تو کوئی دوسرا ایسا شخص اذان دے گا، جس کے مخارج غلط، الفاظ کی ادائیگی غلط اور اذان ہی غلط ہو، تو ایسے سے سو گنا بہتر ہے کہ نابالغ ہی اذان دیدے۔

علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں:"یجوز بلا کراھۃ أذان صبی مراھق"ترجمہ: قریب البلوغ بچے کی اذان بلا کراہت جائز ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد2، باب الاذان، صفحہ73، مطبوعہ کوئٹہ)

اِس کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں:أي تحریمیة لأن التنزیهیة ثابتة لما في البحر عن الخلاصة أن غیرهم أولی منهم، أقول: وقدمنا أول کتاب الطهارة الکلام في أن خلاف الأولی مکروه۔۔۔المراد به العاقل

وإن لم یراھق ”ترجمہ: بلاکراہت جائز ہونے سے مراد یہ ہے کہ مکروہِ تحریمی نہیں ہے، کیونکہ تنزیہی ہوناتو بہر صورت ثابت ہی ہے۔ بحر الرائق میں خلاصۃ الفتاویٰ سے منقول ہے کہ اُن (نابالغ) کے علاوہ کسی بالغ کا اذان دینا اَولیٰ ہے۔ میں (علامہ شامی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ) یہ کہتا ہوں کہ ”کتاب الطھارۃ“ کے شروع میں یہ کلام گزر چکا ہے کہ خلافِ اَولیٰ مکروہِ تنزیہی ہوتا ہے۔ لفظِ (مراہق) سے سمجھ دار بچہ مراد ہے، اگرچہ وہ مراہق یعنی قریب البلوغ نہ ہو۔

(ردالمحتار مع درمختار، جلد2، باب الاذان، صفحہ73، مطبوعہ کوئٹہ)

امامِ اہلسنت، امام اَحْمد رضاخان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: ”نابالغ اگر عاقل ہے اور اُس کی اذان اذان سمجھی جائے، تو جائز ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد5، صفحہ420، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں: ”نابالغ اگر سمجھ والا ہے، تو بلاکراہت اذان دے سکتا ہے، مگر بالغ اذان کہے تو بہتر ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ، جلد1، صفحہ52، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

22جمادی الاولیٰ1443ھ/27دسمبر2021ء



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے